سماجی بیداری سے ہی ختم ہوگا بچوں کی شادی کا مسئلہ: دامودر راوت

کم عمر بچوں کی شادی کے مسئلہ پر ورکشاپ

پٹنہ: (اسٹاف رپورٹر) یہ سب جانتے ہیں کہ 18 برس سے کم عمر کی لڑکی اور 21 سال سے کم عمر کے لڑکے کی شادی قانوناً جرم اور اس کے لئے ذمہ دار لوگوں پر دو سال تک کی قید اور ایک لاکھ روپے جرمانہ بھی ہو سکتا ہے۔ کم عمر لڑکے اور لڑکیوں کی شادی کو روکنے کے لئے سخت قانون کے باوجود اس برائی پر قابو نہیں پایا جا سکا ہے۔ ظاہری بات ہے کہ صرف قانون کے سہارے اس مسئلے پر قابو نہیں پایا جا سکتا بلکہ اس کے لئے سماجی بیداری ضروری ہے۔

ریاست کے سماجی فلاح کے وزیر دامودر راوت نے آج پٹنہ میں ویمن ڈیولپمنٹ کارپوریشن اور یونیسیف کے مشترکہ زیر اہتمام بچوں کی شادی روکنے سے متعلق ایک ورکشاپ کا افتتاح کرتے ہوئے کہا کہ ریاست میں کم عمر بچوں کی شادی ایک بڑا مسئلہ ہے اسے روکنے کے لئے بیداری ضروری ہے۔ اس کے علاوہ تعلیم کا فروغ اور خواتین کی اختیاری کے پروگرام کے توسط سے بھی اس مسئلے پر قابو پایا جا سکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت اس سمت میں موثر اقدامات کر رہی ہے اور لڑکیوں کی تعلیم پر خصوصی توجہ دی جا رہی ہے اگر لڑکیاں تعلیم یافتہ ہوں گی تو وہ خود کم عمر شادی سے پرہیز کرنے لگیں گی۔ انہوں نے کہا کہ ویمن ڈیولپمنٹ کارپوریشن کے توسط سے اس سمت موثر کوشش ہو رہی ہے۔

اس موقع پر یونیسیف کے ریاستی نمائندہ ڈاکٹر یامین مجمدار نے کہا کہ کم عمری شادی بہت بڑا مسئلہ ہے۔ اس کی وجہ سے سماج میں دوسرے مسائل بھی پیدا ہوتے ہیں ملک کی دوسری ریاستوں کے مقابلے بہار میں یہ مسئلہ کچھ زیادہ ہی سنگین ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس کی روک تھام کے لئے حکومت کی طرف سے جو کوشش کی جا رہی ہے اس میں یونیسیف اپنا ہر ممکن تعاون جاری رکھے گا۔

ورکشاپ سے خطاب کرتے ہوئے ویمن ڈیولپمنٹ کارپوریشن کی منیجنگ ڈائرکٹر ڈاکٹر این وجے لکشمی نے بتایا کہ کم عمر شادی پوری ممنوع اور قابل سزا جرم ہے۔ اس کے باوجود بہار میں اس کی شرح 67 فی صد ہے جو ملک کی دوسری ریاستوں کے مقابلے سب سے زیادہ ہے۔ انہوں نے بتایا کہ اس کے خلاف 2006 میں نیا قانون وضع کیا گیا جس میں اس کے لئے ذمہ دار لوگوں پر دو سال قید کی سزا اور ایک لاکھ روپے مالی جرمانہ کا بھی نظم ہے۔ اس کا نفاذ سختی سے ہو اور چائلڈ میرج پر قابو پایا جائے اس کے لئے سبھی سب ڈویزنل افسروں کو انچارج بنایا گیا ہے کہ وہ اس پر نظر رکھیں اور کم عمر شادی روکنے کے لئے ضروری اقدامات کریں۔ انہوں نے مزید بتایا کہ اس مسئلے پر قابو پانے کے لئے فی الوقت نوادہ کے 6، گیا کے 6 اور ویشالی ضلع کے 8 بلاکوں کے تحت 240 پنچایتوں کے کل 853 گاؤں میں ایک پائلٹ پروجیکٹ شروع کیا جا رہا ہے۔ جس کو بعد میں پوری ریاست میں شروع کیا جائے گا تاکہ کم عمر شادی کی برائی کا خاتمہ ہو سکے۔ اس دو روزہ ورکشاپ میں خود امدادی گروپوں اور رضاکار اداروں کے نمائندوں کے علاوہ سب ڈویزنل افسران حصہ لے رہے ہیں۔ ورکشاپ میں کم عمر شادی کی روک تھام پر تبادلہ خیال کے بعد ایک عملی منصوبہ تیار کیا جائے گا تاکہ کم عمر شادی کی روک تھام کی کوششوں کو تقویت مل سکے۔

QAUMI TANZEEM